



سوال

(44) منٹروں تعویذوں اور دموں کے لکھنے کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کچھ لوگ مریضوں مجنوں اور نفسیاتی بیماریوں میں مبتلا لوگوں کے لئے قرآن و سنت کے کلمات کو بطور تعویذ لکھتے ہیں۔ ہم نے انہیں ایسا نہ کرنے کی نصیحت کی تو انہوں نے انکار کرتے ہوئے کہا کہ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ سے کلمات کو بطور تعویذ لکھنا منع نہیں حالانکہ یہ ایسے لوگوں پر بھی تعویذ لٹکا دیتے ہیں جو پاک نہیں ہوتے۔ مثلاً حیض اور نفاس والی عورت مجنون و مدہوش مرد اور چھوٹا بچہ جسے عقل ہوتی ہے۔ نہ طہارت کا شعور تو کیا ان تعویذوں وغیرہ کا لکھنا جائز ہے۔؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

نبی کریم ﷺ نے قرآن مجید اذکار اور دعائوں کے ساتھ دم کی اجازت دی ہے۔ بشرط یہ کہ اذکار اور ادعیہ میں شرک نہ ہو یا وہ ایسے کلام پر مشتمل نہ ہوں۔ جن کا مفہوم واضح نہ ہو۔ کیونکہ عوف بن مالک سے مروی ہے۔ کہ ہم زمانہ جاہلیت میں دم کیا کرتے تھے اور اس بارے میں جب ہم نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا تو آپ نے فرمایا:

امرضوا علی رقاکم لایس بالرقی ما لم یکن فیہ شرک

(صحیح مسلم کتاب السلام باب لایس بالرقی ما لم یکن فیہ شرک ح: 2200)

"میرے سانس لینے دم پیش کرو دم میں کوئی حرج نہیں بشرط یہ کہ شرکیہ نہ ہو"

اس طرح کے دم کے بارے میں علماء کا اجماع ہے۔ کہ یہ جائز ہے۔ بشرط یہ کہ عقیدہ رکھا جائے کہ اس میں تاثیر صرف اسی صورت میں ہے کہ جب اللہ تعالیٰ پیدا فرمادے۔ گردن یا جسم کے کسی دوسرے حصے کے ساتھ باندھنے والا تعویذ اگر قرآن کے علاوہ کچھ اور ہو تو حرام ہے بلکہ شرک ہے۔ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ:

ان العقی صلی اللہ علیہ وسلم رای رطلانی یہ علقہ من صخر فقال ما ہذا؟ قال من الوابیہ فقال انما ہذا ما لاتریدک الا وہنا فہک لومت وہی علیک ما اقلعت ابد

(سنن ابن ماجہ کتاب الطب باب تعلیق التمام ح: 3531 مسند احمد 4/445)

"نبی کریم ﷺ نے ایک شخص کے ہاتھ میں پتیل کا پھلہ دیکھا تو فرمایا یہ کیا ہے؟ اس نے جواب دیا کہ یہ واہنہ (کمزوری) کی وجہ سے ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا "اسے اُتار دے یہ



تجھے کمزوری کے سوا اور کوئی فائدہ نہ دے گا۔ اگر اس پھلے کو پینے ہوئے تجھے موت آگئی تو تو بھی نجات نہ پالے گا۔"

مسند احمد ہی کی ایک اور روایت میں ہے کہ :

من تعلق تیرہ ہذا شرک (اصحیٰ السنہ ۴/۱۵۴) والیومیلی فی السنہ رقم: (۱۷۵۹) والیومیلی فی السنہ رقم: (۴/۱۷۵۹)

"جس نے تعویذ لٹکایا اس نے شرک کیا۔"

امام احمد اور ابو داؤد نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی یہ حدیث ذکر کی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ :

ان الرقی والتمائم والتموذ شرک (سنن ابی داؤد کتاب الطب باب فی تعلیق التامیم ج: 3883 - مسند احمد 1/381)

"بھٹاڑ پھونک تعویذ اور حب کے اعمال شرک ہیں۔"

خواہ جو اس نے لٹکایا ہو وہ قرآنی آیات ہی ہوں۔ صحیح بات یہی ہے کہ قرآنی آیات کا لٹکانا ممنوع ہے۔ اور اس کے تین اسباب ہیں :

1- تعویذ لٹکانے کی ممانعت کے بارے میں احادیث عام ہیں تخصیص کی کوئی دلیل نہیں ہے۔

2- سد زریعہ کے لئے اس کی ممانعت ہے کیونکہ اس سے غیر قرآن لٹکانے کا راستہ کھلتا ہے۔

3- لٹکانے جانے والے کلمات کی توہین ہوتی ہے۔ کیونکہ آدمی انہیں قضاے حاجت استنجاء اور جنسی عمل کے وقت بھی لپٹنے ساتھ لٹکائے ہوتا ہے۔

قرآن مجید کی سورت یا آیات کا پلیٹ یا کاغذ پر لکھنا اور پھر اسے پانی یا زعفران وغیرہ کے ساتھ دھونا اور اسے برکت یا علمی استفادہ یا کسب مال یا صحت و عافیت وغیرہ کے حصول کی نیت سے پنانا نبی ﷺ سے ثابت نہیں۔ آپ نے خود کبھی لپٹنے ایسا کیا نہ کسی دوسرے انسان کے لئے اور نہ آپ نے اس کے لئے صحابہ رضوان اللہ عنہم اجمعین یا امت میں سے کسی کو اجازت دی حالانکہ اس وقت اس کے دواعی اور اسباب بھی موجود تھے۔ لہذا بہتر یہ ہے کہ اسے ترک کر دیا جائے۔ اور صرف اسی پر اکتفاء کیا جائے۔ جو شریعت میں ثابت ہے۔ یعنی قرآن کریم اسماء حسنیٰ اور رسول اللہ ﷺ سے ثابت ازکار اور دعائیں اور ایسے کلمات جن کے معنی واضح ہوں۔ جن میں شرک کا شائبہ نہ ہو۔ اور ایسے طریقے سے قرب الہی کے حصول کی کوشش کرنی چاہیے۔ جو اس نے خود مقرر فرمایا ہے۔ تاکہ ثواب حاصل ہو سکے۔ اللہ تعالیٰ پریشانیوں کو دور فرمادے۔ غم و فخر سے نجات دے دے۔ علم نافع سے سرفراز فرمائے۔ ایک مسلمان کے لئے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے مقرر کردہ طریقے ہی کافی ہیں۔ اور جو شخص اللہ تعالیٰ کے احکام اور ارشادات کو کافی سمجھے تو وہ اسے غیر اللہ سے بے نیاز کر دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی توفیق عطا فرمانے والا ہے۔

حدا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

[فتاویٰ بن بازرجمہ اللہ](#)

جلد دوم